

19901 - استعمال کے لیے تیار کردہ سونے کی زکاة

سوال

میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اور میرے بھائیوں کو سونے یا چاندی اور سونے کے زیورات جو کہ استعمال کے لیے ہوں تجارت کے لیے نہیں میں زکاة کے موضوع میں تفصیلی معلومات مہیا کریں۔ کیونکہ بعض افراد کا کہنا ہے کہ: استعمال کے لیے تیار کردہ میں زکاة نہیں ہے، اور دوسرے افراد کہتے ہیں: اس میں زکاة ہے، چاہے وہ استعمال کے لیے ہو یا تجارت کے لیے۔ اور یہ کہ استعمال کے لیے تیار کردہ میں زکاة کے بارہ میں وارد شدہ احادیث ان احادیث سے قوی ہیں جن میں ہے کہ اس میں زکاة نہیں، میری گزارش ہے کہ اس سوال کا جواب دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اہل علم کا اجماع ہے کہ جب سونے اور چاندی کا حرام زیور ہے تو اس میں زکاة ہے، چاہے وہ استعمال کے لیے ہو یا تجارت وغیرہ کے لیے، لیکن اگر وہ زیور مباح اور استعمال کے لیے ہو یا عاریتاً جیسا کہ چاندی کی انگوٹھی، اور عورتوں کا زیور اور جو اسلحہ وغیرہ میں مباح ہے، تو اس کی زکاة میں اہل علم کا اختلاف ہے۔

بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ اس میں زکاة واجب ہے کیونکہ یہ مندرجہ ذیل فرمان باری تعالیٰ کے عموم میں شامل ہے:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں، اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں المناک عذاب کی خبر دے دیں التوبة (34) .

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے صحیح بخاری میں اس کا معنی بیان کیا ہے:

انہیں ایک اعرابی کہنے لگا: مجھے آپ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق بتائیں:

اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں۔

تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہنے لگے: اسے کنز اور خزانہ بنانا یہ ہے کہ اس کی زکاة ادا نہ کی جائے، اس کے لیے ہلاکت ہے، یہ تو زکاة کے نزول سے قبل تھا، جب اللہ تعالیٰ نے زکاة نازل فرما دی تو اسے اموال کے لیے پاکیزگی کا باعث بنا دیا۔

اسے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے تعلیقاً روایت کیا ہے (111 / 2) اور (204 / 5) میں بھی تعلیقاً، اور ابن ماجہ (1 / 569 - 570) حدیث نمبر (1787) اور سنن بیہقی (82 / 4) اھ

اور اس کی متقاضی احادیث بھی وارد ہیں، جسے ابو داود اور نسائی اور ترمذی رحمہ اللہ نے عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے بیان کیا ہے کہ:

" ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جس کے ہاتھ میں دو سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم اس کی زکاة ادا کرتی ہو ؟

تو اس نے جواب نفی میں دیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

کیا تمہیں یہ اچھا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کے بدلے میں تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے؟

تو اس نے وہ دونوں اتار کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیے اور کہنے لگی یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں"

مسند احمد (2 / 178) (204 - 208) سنن ابو داود (2 / 212) حدیث نمبر (1563) سنن ترمذی (3 / 29 - 30) حدیث نمبر (637) سنن نسائی (5 / 38) حدیث نمبر (2479، 2480) دارقطنی (2 / 112) ابن ابی شیبہ (3 / 153) اور ابو عبید نے الاموال صفحہ نمبر (537) حدیث نمبر (1260) طبع ہراس اور بیہقی (4 / 140) میں روایت کی ہے۔ اور سنن ابو داود، اور مستدرک حاکم اور دارقطنی اور سنن بیہقی میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے ہاتھوں میں چاندی کے چھلے دیکھے تو فرمانے لگے:

" عائشہ یہ کیا ہے؟

تو میں نے عرض کیا: میں نے اس لیے بنوائے ہیں کہ آپ کے لیے انہیں بطور زینت استعمال کروں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا تم اس کی زکاة ادا کرتی ہو؟"

تو میں نے عرض کیا: نہیں، یا ما شاء اللہ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تجھے یہ آگ کے کافی ہیں"

ابو داود (213 / 2) حدیث نمبر (1565) یہ ابو داود کے الفاظ ہیں، اور سنن دار قطنی (105 / 2) الحاکم (1 / 389 - 390) سنن بیہقی (4 / 139)۔

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے سونے کی پازیب پہن رکھی تھیں تو میں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ کنز ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زکاة کے نصاب تک پہنچ جائے اور اس کی زکاة ادا کر دی جائے تو وہ کنز نہیں ہے"

سنن ابو داود (212 / 2 - 213) حدیث نمبر (1564) سنن دار قطنی (105 / 2) مستدرک الحاکم (1 / 390) سنن بیہقی (4 / 83، 140)۔

اور بعض کا کہنا ہے کہ اس میں زکاة نہیں؛ کیونکہ مباح استعمال لباس اور سامان کی جنس میں سے ہو گیا ہے، نہ کہ قیمت کی جنس میں سے ہے، اور انہوں نے آیت کے عموم کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ اس کے ساتھ مخصوص ہے جس پر صحابہ کرام کا عمل تھا۔

صحیح سند کے ساتھ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ ان کی پرورش میں ان کے بھائی کی یتیم بچیاں تھیں اور ان کا زیور تھا جس کی وہ زکاة ادا نہیں کرتی تھیں۔

اور دار قطنی نے صحیح سند کے ساتھ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو سونے کا زیور پہناتی تھیں اور اس کی زکاة نہیں دی حالانکہ وہ پچاس ہزار کا تھا۔

سنن دار قطنی (2 / 109)۔

اور ابو عبید نے اپنی کتاب "الاموال" میں بیان کیا ہے کہ:

حدثنا اسماعیل بن ابراہیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر: کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیٹیوں میں سے کسی عورت کی شادی دس ہزار میں کرتے اور اس میں سے چار ہزار کا زیور بناتے، راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ اس کی زکاۃ نہیں دیتے تھے۔

دار قطنی نے بھی ایسے ہی بیان کیا ہے (2 / 109) اور ابو عبید نے الاموال صفحہ نمبر (540) حدیث نمبر (1276) طبع ہراس، سنن بیہقی (4 / 138)۔

ہمیں اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اور انہوں نے عمرو بن دینار سے بیان کیا عمر بن دینار کہتے ہیں کہ: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا زیور میں زکاۃ ہے ؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

کہا گیا: چاہے دس ہزار کو بھی پہنچ جائے۔

ابو عبید نے الاموال صفحہ نمبر (540) حدیث نمبر (1275) طبع ہراس سنن بیہقی (4 / 138)۔

اور ان دو اقوال میں راجح قول اس کا ہے جو اس میں زکاۃ واجب قرار دیتا ہے، جب نصاب کو پہنچ جائے، یا اس کے مالک کے پاس سونا اور چاندی یا دوسرا تجارتی سامان ہو جو سارا ملا کر نصاب کو پہنچے، اس کی دلیل زکاۃ کے وجوب کی عمومی احادیث ہیں۔

اور ہمارے علم کے مطابق ایسا کوئی مخصص نہیں، اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص، عائشہ، اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مندرجہ بالا احادیث جن کی سند جید ہے اور کوئی طعن ایسا نہیں جو موثر ہو اس لیے اس پر عمل واجب ہے۔

رہا مسئلہ امام ترمذی اور ابن حزم اور موصلی کا ان کو ضعیف کہنے میں تو ہمارے علم کے مطابق کوئی وجہ نہیں، یہ علم میں رہے کہ امام ترمذی نے جو کچھ ذکر کیا ہے وہ اس میں معذور ہیں؛ کیونکہ انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ضعیف طریق سے روایت کی ہے۔

اور ابو داود اور نسائی ابن ماجہ نے دوسرے صحیح طرق سے روایت کی ہے، اور ہو سکتا ہے امام ترمذی تک یہ نہ پہنچ سکی ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے ۔